© rasailojaraid.com

پرنٹنگ پریس سے متعلق مسائل

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیاء مدینہ ماہی والا لیہ۔

(قسط دوم)

مفتی وزیر احمد صاحب نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ایک بالکل اچھوتے عنوان پر قلم اٹھایا ہے، دنیا بھر میں کتابیں لکھی اور چھاپی جاتی ہیں، اور مصنفین رمولفین اور ناشرین کے مابین اکثر نزاعات بھی جنم لیتے رہتے ہیں بسا اوقات ناشرین بڑی زیادتی کرتے ہیں اور مصنفین کا حق دبا لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے ۔طباعتی ادارے بھی مولفین کا استحصال کرتے رہتے ہیں، اور بلا اجازت مصنف خود کتب چھاپ کر فروخت کرنے لگتے ہیں ۔اور سب سے بڑھ کر مکتبات جہاں سے کتب کی نکاسی ہوتی ہے وہ بھی کمیشن کے معاملات اور ادائیگیوں کے حوالہ سے اکثر اچھی شہرت نہیں رکھتے ۔آئندہ اقساط میں انشاء اللہ مفتی صاحب ان تمام امور کو شامل فرماتے ہوئے گفتگو فرمائیں گے ۔عسی اللہ ان یھدیھم . (مجلس ادارت)

بیع السَّلَمُ شریعت اسلامیہ کے ان تجارتی طریقوں میں سے ایک ہے جس کے ذریعہ خرید وفروخت کو آسان بنایا گیا ہے اس طریقہ میں راءس المال پر قبضہ متعاقدین (فریقین) کی تفریق سے قبل ہونا ضروری ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے، تاکہ مسلم الیہ رأس المال لیکر اس میں تصرف کر کے متعین وقت پر مسلم فیہ رب السلم کے سپرد کر سکے چونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پریس کے ہاں ذاتی سرمایہ پاس نہ ہونے کی وجہ سے گودام خام مال سے خالی ہوتا ہے اور ادھار پر کتاب چھپوانے کا معاملہ طے کرنے کی صورت میں اگر مارکیٹ سے کاغذ وغیرہ اسے ادھار پر نہ ملے تو پھر کتاب چھپوانے والے سے دھوکا ہوگا اور دو چار گاہکوں سے ایسا معاملہ ہونے کی صورت میں پریس کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچے گا لھذا رأس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

المال پیشگی لینے کی صورت میں پریس کوفائدہ ہی فائدہ ہے، ایک توپیسے پہلے دینے کی صورت میں کتاب چھپوانے والااس سے مکرنہیں سکے گااورکمپوزنگ سے لیکرجلدی بندی اور پیکنگ تک تمامی امور بروقت اورآسانی سے بجالانا بھی کوئی مشکل نہیں رہے گا۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَلَایَصِحُّ السَّلَمُ حَتّٰی یَقْبِضَ رَأسَ الْمَالِ قَبْلَ أَن یُّفَارِقَهٗ فِیْهِ اَمَّااِذَاکَانَ مِنَ النُّقُودِفَلِأَنَّهٗ اِفْتِرَاقٌ عَنْ دَیْنٍ بِدَیْنٍ وَقَدْنَھَی النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنِ الْکَالِیءِ بِالْکَالِیءِ وَاِنْ کَانَ عَیْنًافَلِأَنَّ السَّلَمَ اَخْذُعَاجِلٍ بِاٰجِلٍ اِذِالْاِسْلَامُ وَالْاِسْلَافُ یُنْبِئَانِ عَنِ التَّعْجِیْلِ فَلَابُدَّمِنْ قَبْضِ اَحَدِالْعِوَضَیْنِ لِیَتَحَقَّقَ مَعْنَی الْاِسْمِ وَلِاَنَّهٗ لَابُدَّمِنْ تَسْلِیْمِ رَاْسِ الْمَالِ لِیَتَقَلَّبَ الْمُسْلَمُ اِلَیْهِ فِیْهِ فَیَقْدِرُعَلَی التَّسْلِیْمِ وَلِھٰذَاقُلْنَالَایَصِحُّ السَّلَمُ اِذَاکَانَ فِیْهِ خِیَارُالشَّرْطِ لَھُمَااَوْلِاَحَدِھِمَالِاَنَّهٗ یَمْنَعُ تَمَامَ الْقَبْضِ لِکَوْنِهٖ مَانِعًامِنَ الْاِنْعِقَادِفِیْ حَقِّ الْحُکْمِ وَکَذَالَایَثْبُتُ خِیَارُالرُّؤْیَةِ لِاَنَّهٗ غَیْرُمُفِیْدٍ...وَجُمْلَةُ الشُّرُوطِ جَمَعُوْھَافِی قَوْلِھِمْ اِعْلَامُ رَأسِ الْمَالِ وَتَعْجِیْلُهٗ وَاِعْلَامُ الْمُسْلَمِ فِیْهِ وَتَاجِیْلُهٗ وَبَیَانُ مَکَانِ الْاِیْفَاءِ وَالْقُدْرَةُ عَلٰی تَحْصِیْلِهٖ

رأس المال پرمجلسِ عقدمیں تفریق سے قبل قبضہ کئے بغیر''سلم'' نادرست ہے۔بہرحال رأس المال(دوحال سے خالی نہیں ہوتا)اگرنقود سے ہو(اورمجلس عقدمیں قبضہ نہ کیاجائے توبیع سلم اس لئے صحیح نہیں)کیونکہ یہ دین بدین سے جداہوناہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھارکی بیع ادھارکے عوض سے منع فرمایاہے۔اگررأس المال عین ہوتو(پھرسلم کے عدم صحت کی دلیل یہ ہے)کیونکہ سلم میں رأس المال اُسی وقت اداکیاجاتاہے اورمسلم فیہ میں ادھارہوتاہے کیونکہ ''سلم''اور''سلف''میں تعجیل والے معنی پائے جاتے ہیں لہذاعوضین میں سے ایک پرقبضہ ضروری ہے تاکہ''سلم''اور''سلف''کے معنی کاتحقق ہو۔

رأس المال سپردکرنااس لئے ضروری ہے تاکہ''مسلم الیہ''اس میں تصرف کرکے''مسلم فیہ''کے سپردکرنے پرقدرت حاصل کرسکے اسی لئے ہم نے کہاکہ اگررب السلم اورمسلم الیہ دونوں کے لئے یاکسی ایک کے لئے خیارشرط ہوتوسلم صحیح نہیں کیونکہ خیارقبضہ مکمل ہونے سے مانع ہے اس لئے کہ خیارحکم کے منعقدہونے سے مانع ہے علی ھذالقیاس خیاررویت کاثبوت بھی نادرست ہے کیونکہ وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غیر مفید ہے۔اور مشائخ کرام کا مندرجہ قول ''بیع سلم'' کی تمام شرائط کو جامع ہے ''رأس المال بتانا،اس میں تعجیل کرنا،مسلم فیہ سے اگاہ کرنا،ادائیگی ءمسلم فیہ کے لئے میعاد طے کرنا،سپرد کا مکان بیان کرنا اور مسلم فیہ کے حاصل کرنے پر قدرت ہونا۔(ہدایہ:۳/۱۰۱،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

رأس المال کا مجلس عقد بیع سلم میں پیش کرنا انعقاد سلم کی شرط نہیں بلکہ اس کی بقا علی الصحت کی شرط ہے،لہذا اگر معاملہ بیع سلم کی صورت میں طے کیا اور رأس المال نہ دیا تو سلم کا انعقاد صحیح ہوگا پھر رأس المال پر قبضہ کئے بغیر جدا ہونا اسے باطل کردے گا۔

پریس سے بک لینے کی میعاد؟

یہ بات طے ہوگئی کہ بک چھپوانے کا معاملہ بیع سلم کی صورت میں طے کرتے وقت رأس المال پہلے ادا کرنا ضروری ہے مسلم فیہ یعنی طباعت کے لئے دی جانے والی کتاب کی ادائیگی فوری طور نہی ہوگی بلکہ بعد میں ہوگی اور اس کی کم ازکم میعاد ایک ماہ ہے،پیشگی رأس المال نہ دینے کی صورت میں سلم فاسد ہوگی۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ:(وَاَقَلُّهُ شَهْرٌ)أَیْ أَقَلُّ الْأَجَلِ شَهْرٌرُوِیَ ذَلِکَ عَنْ مُحَمَّدٍرَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِأَنَّ مَادُونَهُ عَاجِلٌ وَالشَّهْرُمَافَوْقَهُ آجِلٌ بِدَلِيلِ مَسْأَلَةِ الْيَمِينِ حَلَفَ لِيَقْضِيَنَّ دَيْنَهُ عَاجِلًافَقَضَاهُ قَبْلَ تَمَامِ الشَّهْرِبَرَّفِي يَمِينِهِ،وَقِيلَ أَقَلُّهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ،وَقِيلَ مَاتَرَاضَيَاعَلَيْهِ وَقِيلَ أَكْثَرُمِنْ نِصْفِ يَوْمٍ وَقِيلَ اَلْمَرْجِعُ الْعُرْفُ و .مَافِی الْكِتَابِ هُوَالْأَصَحُّ وَبِهِ يُفْتَیٰ

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مسلم فیہ (کی ادائیگی کی) کم ازکم میعاد ایک ماہ ہے کیونکہ ایک ماہ سے کم میعاد تعجیل ہے اور ایک ماہ یا اس سے زاید تعجیل نہیں اور اس بات کا محلِ استدلال مسئلہ سوگند ہے چنانچہ ایک آدمی نے حلف سے کہا کہ میں اس کا قرض جلدی ادا کردونگا پس اس نے ماہ کی تکمیل سے قبل قرض ادا کردیا تو وہ قسم میں بری ہوگا،یہ بھی کہا گیا ہے کہ کم ازکم میعاد تین ایام ہے اور بعض نے کہا جس مدت پر متعاقدین راضی ہوجائیں اور ایک قول یہ بھی ہے (کہ اقل مدت کی تعیین کا معاملہ) وہاں کے عرف کی روسے ہوگا اور بہرحال جو کتاب میں ہے (یعنی کم ازکم میعاد ایک ماہ ہے) وہ اصح اور مفتیٰ بہ ہے۔ (بحرالرائق:۴/۲۶۸،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ ماتن اور شارح دونوں کی بات مدنظر رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:

(وَأَقَلُّهُ)فِي السَّلَمِ(شَهْرٌ)بِهِ يُفْتىٰ (قَوْلُهُ بِهِ يُفْتىٰ)وَقِيْلَ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ وَقِيْلَ أَكْثَرُمِنْ نِصْفِ يَوْمٍ وَقِيْلَ يُنْظَرُاِلىٰ الْعُرْفِ فِي تَاجِيْلِ مِثْلِهِ وَالْاَوَّلُ أَيْ مَافِي الْمَتْنِ أَصَحُّ وَبِهِ يُفْتىٰ

مسلم فیہ کی میعاد کم ازکم ایک ماہ ہے اور مفتیٰ بہ قول بھی یہی ہے، علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں تین دن کا قول اورنصف یوم کا قول بھی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ میعاد کے سلسلہ میں عرف کا اعتبار کیا جائے گا، لیکن اول جو متن (تنویرالابصار) میں ہے وہ زیادہ صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔ (فتاویٰ شامی؛۴/۲۳۰،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

محقق عصر علامہ ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

اَلسَّابِعُ أَنْ يَكُونَ الْمُسْلَمُ فِيهِ مُؤَجَّلا،وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي هٰذَاالشَّرْطِ وَفِيهِ يُعْرَفُ حُكْمُ السَّلَمِ الْحَالِ فَقَالَ الْحَنَفِيَّةُ وَالْمَالِكِيَّةُ وَالْحَنابِلَةُ:يُشْتَرطُ لِصِحَّةِ السَّلَمِ أَن يَّكُونَ مُؤَجَّلاوَلايَصِحُّ السَّلَمُ الْحَالُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"مَنْ أَسْلَفَ فِيْ شَيءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ اِلىٰ أَجَلٍ مَعْلُومٍ "فَهٰذَاالْحَدِيْثُ أَمْرٌبِالْأَجَلِ وَالْأَمْرُيَقْتَضِي الْوُجُوبَ كَمَاأَوْجَبَ كَوْنُ الْمُسْلَمِ فِيهِ مِقْدَاراًبِالْكَيْلِ أَوِالْوَزْنِ وَلأَنَّ السَّلَمَ أُجِيزَرُخْصَةًلِلرِّفْقِ بِالنَّاسِ وَلايَحْصُلُ الرِّفْقُ اِلَّابِالْأَجَلِ فَاِذَاانْتَفى الْأَجَلُ اِنْتَفى الرِّفْقُ فَلايَصِحُّ وَبِاِعْتِبَارِهٖ رُخْصَةٌ فَيَقْتَصِرُعَلىٰ حَالِ وُرُوْدِهَا.

ساتویں (شرط یہ ہے کہ) مسلم فیہ ادھار ہو اور اس میں علماء کا اختلاف ہے۔حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ نے کہا "سلم کی صحت کے لئے شرط ہے" کہ مسلم فیہ ادھار ہو اورفوری ادائیگی سے سلم صحیح نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ،فرمان ہے "جو شخص کسی چیز میں سلم کرے تو وہ "کیل"،معلوم اوروزن معلوم میں مدت معلوم تک سلم کرے"پس اس حدیث میں مدت کا امر ہے اور امر مقتضی ءوجوب ہے جیسا کہ مسلم فیہ کا کیلی اور موزونی ہوناواجب ہے(دوسری دلیل یہ ہے)سلم کا جواز لوگوں کے لئے آسانی کی وجہ سے ہے اورسہولت ادھا کی صورت میں ہے،جب ادھاد منتفی ہوگا تو آسانی منتفی ہونے کے ساتھ سلم کی صحت بھی نہیں ہوگی لہذا آسانی کے اعتبار کے ساتھ رخصت ہوگی اور (اس کا جواز) اس کے ورود کے حال کے ساتھ مختص ہوگا۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ؛۴/۳۶۵،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

☆الابذکر اللہ تطمئن القلوب بنواھۃ الذنوب تجبرالنفس علام الغیوب بہ تفرج الکروب.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر چھپائی مدھم اور داغدار ہو؟

چھپائی درست نہ ہونے کی متعدد صورتیں ہیں۔

۱۔ چھپائی مدھم اور داغدار ہے، بک پڑھنے میں دشوار پیش آتی ہے اور کسٹمر ایسی کتاب خریدنے سے کتراتا ہے، اگر نظر کیے بغیر خرید لے اور داغ دھبے دیکھنے کے بعد بک واپس کردے تو یہ تمام صورتیں ایسی ہیں جو مسلم فیہ (بک) کو عیب دار بنادیتی ہیں اور واپس کرنے کی صورت میں اس کی عدم رضا بھی واضح ہے۔

۲۔ پیسٹنگ میں ایسی غلطی کی کہ تمام صفحات ایک ترتیب میں نہیں رہے، بلکہ بعض سیدھے ہیں اور کچھ ترچھے یا پھر پیسٹر سے کچھ صفحات مفقود ہوگئے اور موجود، خلافِ ترتیب پیسٹ کیے۔

۳۔ کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ، پرنٹنگ پریس کے مالک کے ذمہ تھیں، کمپوزر نے ایسی غلطیاں کیں کہ مکمل مفہوم بدل گیا، مرتب اور مصنف نے جو مسائل اور باتیں لکھیں ان کا بالکل برعکس کردیا، کتاب مارکیٹ میں لانے کے قابل ہی نہیں رہی، یا اغلاط سے تو بک محفوظ ہے مگر مالک نے جس خط سے متعلق کہا اس کے علاوہ کسی اور خط میں کتاب چھاپ دی مثلاً پاکستان میں اردو کے لئے خط نستعلیق مروج ہے اور پسند کیا جاتا ہے مگر اس کے لئے خط عربی، نسخ، رقعہ یا عربی عبارات تمام کی تمام خط کوفی یا نستعلیق میں کردیں۔

۴۔ عنوان اور ابواب کے فونٹ کا سائز بہت چھوٹا کردیا یا مکمل بک بہت چھوٹے فونٹ یعنی باریک سائز کے فونٹ میں چھاپ دی جسے پڑھنا دشوار ہے اور نہ رب السلم نے ایسے فونٹ سے متعلق کہا یا مالک نے چودہ کا فونٹ کہا مگر کمپوزر نے اٹھارہ کا فونٹ لگادیا۔

حالانکہ مندرجہ بالا عیوب اور نقائص کے پائے جانے کی صورت میں مسلم فیہ (بک) عیب دار ٹھہرے گی اور، اس طرح کی صورت پیش آنے کے وقت رب السلم کو خیارِ عیب حاصل ہوگا، چاہے تو کتاب واپس کردے اور رأس المال پریس کے مالک سے وصول کرے اور یہ بھی اس کی مرضی ہے کہ عیب کے باوجود بک رکھ لے۔

معروف محقق علامہ ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

اِذَا وَجَدَ رَبُّ السَّلَمِ بِالْمُسْلَمِ فِيْهِ عَيْبًا بَعْدَ مَا قَبَضَهُ فَاِنَّ لَهُ خِيَارَ الْعَيْبِ اِنْ شَاءَ تَجَوَّزَ بِهِ وَاِنْ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شَاءَ رَدَّهُ وَاَخَذَ الْمُسْلَمَ فِيهِ غَيْرَ مُعِيبٍ لِأَنَّ حَقَّهُ فِي السَّلِيمِ دُونَ الْمُعِيبِ وَلٰكِنَّ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ وَخِيَارَ الشَّرْطِ لَا يَثْبُتَانِ فِي السَّلَمِ

اگر رب السلم کو مسلم فیہ میں اس پر قبضہ کرنے کے بعد عیب نظر آئے، تو اُسے خیار عیب حاصل ہے، چاہے تو مسلم فیہ واپس کردے اور بے عیب مسلم فیہ لے لے، کیونکہ اس کا حق صحیح سالم مسلم فیہ ہے نہ کہ عیب دار، لیکن سلم میں خیار رؤیت اور خیار شرط نہیں ہوتا۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ؛۴/ ۳۸۷، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اگر کتاب طے شدہ شرائط کے مطابق تیار نہ کی؟

کتاب میں عیوب اور نقائص کے علاوہ چھاپنے سے متعلق جو شرائط طے کی گئیں، اگر پریس کے مالک/ وکیل نے کسی ایک شرط یا تمامی میں کوتاہی کی تو پھر کتاب چھپوانے والے پر بک کا لینا ضروری نہیں اور جو رقم اس نے بیع سلم کے تقاضے کی وجہ سے پہلے ادا کی تھی پریس مالک اسے زبردستی دبا سکتا ہے نہ بک لینے پر بک چھپوانے والے پر جبر کر سکتا ہے، اگر پیسے دبا لئے یا زبردستی بک اٹھوائی تو پریس مالک کل اللہ کی بارگاہ میں جوابدہ ہوگا۔

طے شدہ شرائط کے مطابق کتاب تیار نہ کرنے کی چند امثال ذیل میں ملاحظ کی جاسکتی ہیں:

(۱) بک تیار کرنے کی میعاد میں متعاقدین نے ایک ماہ کے وقت پر اتفاق کیا، اب پریس مالک کہتا ہے کہ نہیں! اب آپ کو کتاب ٹھیک دو ماہ بعد ملے گی۔

(۲) جس نوعیت اور معیار کے پیپر کی بات ہوئی وہ کاغذ استعمال نہیں کیا، بلکہ طے ستر گرام کا ہوا تھا اور لگایا ساٹھ گرام/ پچاس کا۔

(۳) بک کی ہر کاپی میں وزن اور کلر کے لحاظ سے مخلوط پیپر استعمال کیا، آدھی بک میں ساٹھ گرام اور آدھی میں پچپن گرام پیپر لگایا، نیز سارا پیپر وائٹ بھی نہ لگایا، کچھ سفید اور کچھ زرد لگا دیا۔

(۴) جلد کی کوالٹی میں غلطی کی کہ کہ بک چھپوانے والے نے پکی اور مضبوط جلد سے متعلق بات کی تھی مگر پریس کے ہاں ایسا خام مال پاس نہ ہونے کی وجہ سے یا غفلت برتنے سے کچی اور غیر معیاری جلد لگا دی۔

پریس مالکان ایسا بوجوہ کرتے ہیں بیشتر پرنٹنگ پریس اور علاوہ ازیں بھی انڈسٹریوں کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مالک اس فکر میں پڑ گئے ہیں کہ جتنا کام ملتا ہے لے لینا چاہئے ،اس امر کی طرف کم دیکھا جاتا ہے کہ کتنے لوگوں سے پہلے ہم یہ معاملہ طے کر چکے ہیں،کیاہر آدمی کووقت پراس کا کام کرکے دے سکیں گے،بس دھڑا دھڑ کام لے لیا پھر وقت پر کسی کو بھی کام کرکے نہ دیا سبھی سے ایک جیسا سلوک ، بیچارے گاہک رأس المال پیشگی دینے کی سزا میں انڈسٹریوں پر بیسوں چکر لگاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، بڑھیا (کارپینٹر) دلہن کے رخصت ہونے کے بعد تیسرے روز پیغام بھیجتا ہے کہ آپ کا فرنیچر تیار ہے لے جائیں اور جس تقریب میں بک بانٹنے کے لئے چھپوانے کا آرڈر دیا تھا،اس محفل میں شریک ہونے والے مہمان اور میر مجلس جس کے دست مبارک سے کتاب تقسیم کرانا تھی، سب مہمانانِ گرامی واپس گھر پہنچ چکے ہوتے ہیں، بعدازاں کتاب وصول کرنے کے احکامات موصول ہوتے ہیں۔

بک چھاپنے کی شرئط میں کوتاہی برتنے کی ایک اور وجہ یہ بھی دیدوشنید میں آتی ہے کہ گاہک کے اطمینان کے لئے اس کی ڈیمانڈ کے مطابق پیپر،گتہ،ڈیسک کوروغیرہ کی قیمتیں لگا کر معاملہ طے کرلیا پھر جب خام مال کے گودام میں نظر کی تو ایک چیز بھی اس کے مطابق نظر نہ آئی، ہونا تو یوں تھا کہ گاہک کا آرڈر لینے کے وقت اسٹور میں نظر کر لیتے بصورت دیگر جس کوالٹی کے پیپر وغیرہ کی بات کسٹمر سے ہوئی تھی وہ کاغذ مارکیٹ سے خرید کر بک چھاپ کر دیتے مگر کیا کیا جائے عصر رواں میں اچھا کاروباری وہی ہے جو پیسہ زیادہ کمالے خواہ ایک خریدار سے بیسوں بار عہد شکنی کے جرم کا ارتکاب کرنا پڑے اور دھوکا در دھوکا دینا پڑے،افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک مرتبہ جب قیمت طے کر لی جاتی ہے بھلا اس کے بعد بھی کوئی گنجائش باقی ہوتی ہے کہ مارکیٹ میں اچانک نرخ گرانی کے باعث گاہک سے کہا جائے کہ تم سے بات کرنے کے بعد چونکہ کاغذ مہنگا ہو گیا ہے لہذا اب ریٹ یہ ہوگا، کبھی ایسا بھی روا سمجھا اور کسٹمر سے یہ نیکی کی کہ جب تم سے بات کی تھی اس وقت کاغذ کے رم کی قیمت پانچ ہزار تھی اور جب ہم نے خریدا تو اس وقت اس کی قیمت پانچ ہزار سے نیچے آچکی تھی اب وہی پیپر چار ہزار روپے کا ہو گیا ہے، چونکہ آپ کی بک پر پچاس رم کاغذ صرف ہوا ہے لہذا پچاس ہزار روپے واپس لے لیں، حاشاو کلا! اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ''عہد و پیمان'' پورا کرنے والے مسلمانوں کی صفات بیان کی ہیں،عہد و پیمان پورا کرنے کی سخت تاکید بھی فرمائی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ :﴿سورۃ المومنون:۸﴾

یعنی جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَاعَاهَدُوْا:﴿سورۃ بقرۃ:۱۷۷﴾

یعنی اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں۔

وَاَوْفُوْابِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلاً:﴿سورۃ بنی اسرائیل:۳۴﴾

اور عہد پورا کرو بے شک عہد سے سوال ہونا ہے۔

ااَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْاَوْفُوْ بِالْعُقُوْدِ:﴿سورۃ المائدہ:۱﴾

اے ایمان والو! اپنے قول پورے کرو۔

نیز عہد و پیمان پورا نہ کرنا حدیث میں منافقین کی علامت بیان کی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَاحَدَّ ثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَاَخْلَفَ وَاِذَااُؤْتُمِنَ 'خَانَ'

''منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔'' (صحیح بخاری؛رقم الحدیث،۳۳؛دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًاخَالِصًاوَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَااِذَااُؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَاحَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَاعَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَاخَصَمَ فَجَرَ.''

جس شخص میں چار خصلتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔ جب امانت اس کے پا س رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو خلاف کرے اور جھگڑے میں گالی گلوچ کرے۔

(صحیح بخاری؛رقم الحدیث،۳۴؛دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"لَاایْمَانَ لِمَن لَّااَمَانَةَ لَهٗ وَلَادِیْنَ لِمَن لَّاعَھْدَلَهٗ."

یعنی جس میں امانت داری نہیں اس کا ایمان نہیں اور عہد شکنی والے کا ایمان نہیں ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ؛۱۵،قدیمی کتب خانہ کراچی)

دیکھیں کم ماپنے اور تولنے والوں سے متعلق جو وعیدات ہیں کیا وہ فقط غلہ اور اجناس میں تولنے کے وقت کمی وبیشی کرنے والوں کے بارے ہیں،جس وزن اور کوالٹی کے کاغذ اور دیگر مٹیریل لگانے کی بات ہوئی تھی،اگر ہاتھ کی صفائی سے دو نمبر مال بک پر لگادیا اور گاہک اتنا سادہ ہے کہ اسے معلوم بھی نہ ہوا کہ پیپر کونسا لگایا ہے اور بات کس پیپر کی تھی،کتاب لے کر چلا گیا تو اس کے سکوت اور لاعلم ہونے سے جواز کی صورت وضع نہیں کی جاسکتی بلکہ غلہ خریدنے اور بیچنے کے وقت میزان اور پیمانے میں خیانت کرنے والوں سے متعلق جو احکامات اور وعیدات ہیں ان کے بارے بھی وہی ہیں:

چنانچہ اللہ رب العزت نے کم تولنے والوں سے متعلق فرمایا:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَاكْتَالُوْعَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَاكَالُوْهُمْ اَوْوَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ (مطففین: ۱، ۲، ۳)

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیں کم کر دیں۔(کنزالایمان)

مذکورہ بالا عمومی صورت حال کے بیان کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کا ادراک بھی ضروری ہے کہ پرنٹنگ پریس کے مالکان میں سے کچھ ایسی مستثنیات کر سکتے ہیں جو اس زر پرستی کے دور میں عامۃ المسلمین کی ضروریات کو بھانپتے ہوئے شرعی تقاضوں کی رو سے اہم اور خالص علمی کام کرنے میں مصروف ہیں اور ان کی اسی کاوش کی بدولت ملت کے لوگ ان کے شکر گزار ہیں اور ان کے پریس کی بدولت اصل مراجع ہمارے درمیان موجود ہیں اور خائن چھاپہ خانوں کی خیانتوں سے محفوظ ہیں۔

طے شدہ شرائط کے مطابق بک تیار نہ کرنے کی صورت میں کسٹمر لینے کا پابند نہیں ہوگا،البتہ متوسط درجے سے نکل کر اعلیٰ درجے کی بک تیار کر کے دینے کی صورت میں یا تعداد میں کم وبیش کا پیاں چھاپ دینے میں اور ان کے لینے میں گاہک راضی ہو اور علاوہ ازیں جو استثناآت کے مواقع ہیں ذیلی تصریحات سے استنباط کیا جاسکتا ہے۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَفِی الْبَزَّازِیَّةِ:اَسْلَمَ فِیْ ثَوْبٍ وَسَطٍ وَجَاءَ بِالْجَیِّدِ فَقَالَ خُذْ هٰذَاوَزِدْنِیْ دِرْهَمًافَعَلٰی وُجُوْهٍ:اَنَّ الْمُسْلِمَ فِیْهِ کَیْلِیٌّ اَوْ وَزْنِیٌّ اَوْذَرْعِیٌّ لَا یَخْلُو اِمَّا اَنْ یَکُوْنَ فِیْهِ فَضْلٌ اَوْ نُقْصَانٌ وَذٰلِکَ فِی الْقَدْرِ اَوْ فِی الصِّفَةِ ،فَاِنْ کَیْلِیًّا بِاَنْ اَسْلَمَ فِیْ عَشَرَةِ اَقْفِزَةٍ فَجَاءَ بِاَحَدَ عَشَرَفَقَالَ خُذْ وَزِدْنِیْ دِرْهَمًا جَازَ لِاَنَّهٗ بَاعَ مَعْلُوْمًابِمَعْلُوْمٍ،وَلَوْ جَاءَ بِتِسْعَةٍ وَقَالَ خُذْهُ وَاَرُدُّعَلَیْکَ دِرْهَمًاجَازَاَیْضًالِاَنَّهٗ اِقَالَةُ الْبَعْضِ وَاِقَالَةُ الْکُلِّ تَجُوْزُ فَکَذَا اِقَالَةُ الْبَعْضِ.وَلَوْ جَاءَ بِالْاَجْوَدِاَوِالْاَرْدَاءِ وَقَالَ خُذْ وَاعْطِ دِرْهَمًااَوْاَرُدُّعَلَیْکَ دِرْهَمًالَایَجُوْزُعِنْدَهُمَا خِلَافًالِلثَّانِیْ.وَفِی الثَّوْبِ اِنْ بَاعَ بِذِرَاعٍ اَزْیَدَ وَقَالَ زِدْنِیْ دِرْهَمًاجَازَلِاَنَّهٗ بَیْعُ ذِرَاعٍ یَمْلِکُ تَسْلِیْمَهٗ بِدِرْهَمٍ فَانْدَفَعَ بَیْعُهٗ مُفْرَدًا،وَکَذَالَوْ زَادَ فِی الْوَصْفِ یَجُوْزُ عِنْدَهُمْ وَاِنْ جَاءَ بِاَنْقَصَ ذِرَاعًا وَرَدَّلَایَجُوْزُ عِنْدَهُمَالِاَنَّهٗ اِقَالَةٌ فِیْمَا لَا یَعْلَمُ حِصَّتَهٗ لِکَوْنِ الذِّرَاعِ وَصْفًامَجْهُوْلَ الْحِصَّةِ .وَلَوْجَاءَ بِاَنْقَصَ مِنْ حَیْثُ الْوَصْفِ لَا یَجُوْزُ وَلَوْ بِاَزْیَدَ وَصْفًا یَجُوْزُلِاَنَّهٗ اِقَالَةٌ فِیْمَا لَایَعْلَمُ .وَهٰذَا اِذَالَمْ یُبَیِّنْ لِکُلِّ ذِرَاعٍ حِصَّةً،اَمَّا اِذَ ابَیَّنَ جَازَ فِی الْکُلِّ بِلَا خِلَافٍ.

بزازیہ میں ہے متوسط درجے کے کپڑے میں بیع سلم کی اور عمدہ لے آیا پھر مسلم الیہ نے رب السلم سے کہا یہ کپڑا لے اور مزید (صفت جودۃ کی وجہ سے) مجھے ایک درھم دے (تو ایسے واقعات کی چند صورتیں ہیں مسلم فیہ ایسی چیز ہوگی جسکو ماپا جاتا ہو یا اسکا وزن کیا جاتا ہو یا اسکی گزوں سے پیمائش کی جاتی ہو پھر ایسی چیز میں اضافہ ہوگا یا کمی پھر اضافہ اور کمی مقدار میں ہوں گے یا صفت میں پس اگر وہ مکیلی تھی اور دس قفیز میں سلم کی پھر گیارہ لایا اور کہا یہ لے اور مزید مجھے ایک درھم دے تو جائز ہے کیونکہ اس نے ایک معلوم چیز کو ایک معلوم چیز کے عوض فروخت کیا اور اگر وہ نو لایا اور کہا یہ پکڑ اور ایک درھم تجھے واپس کرتا ہوں تو جائز ہے کیونکہ یہ بعض کا اقالہ ہے اور کل کا اقالہ جب جائز ہے تو ایسے بعض کا اقالہ۔

اور اگر وہ بہت اعلیٰ لایا یا ادنیٰ اور کہا یہ لے اور ایک درھم مجھے دے دے یا میں تجھے ایک درھم واپس کرتا ہوں تو ان دونوں کے نزدیک جائز نہیں بخلاف دوسری صورت کے اور کپڑے سے متعلق اگر ایک زائد گز سے بیع کی اور کہا مزید تو مجھے ایک درھم دے تو جائز ہوگا چونکہ گز کی بیع ہے اور اسکو درھم دینے سے مالک ہو جائے گا تو گویا یہ ایک (گز) الگ بیع ہے اور اسطرح اگر اس نے

☆الا بذکر اللہ تطمئن القلوب وتحط الذنوب [illegible] الکروب.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وصف میں اضافہ کیا تو ان کے نزدیک جائز ہوگا اور اگر وہ ایک گز سے کم لایا اور رب السلم نے ٹھکرا دیا تو ان دونوں کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ یہ ایسی چیز میں اقالہ ہے جسکا حصہ معلوم نہیں کیونکہ ذراع ایسی وصف ہے جسکا حصہ مجہول ہے اور اگر من حیث الوصف ناقص لایا تو جائز نہیں اور اگر زائد لایا تو جائز ہے کیونکہ یہ ایسی چیز میں اقالہ ہے جو معلوم نہیں اور یہ اس وقت ہے جب ہر، گز کا حصہ بیان نہ کیا جائے اور جب بیان کیا جائے بلا خلاف جائز ہے۔(بحر الرائق :۲۷۶/۶ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(جاری ہے۔۔۔)

اردو نعتیہ ادب کے انتقادی سرمائے کا تحقیقی مطالعہ

ڈاکٹر عبدالعزیز خان (عزیز احسن) صاحب کا

ایک تحقیقی مقالہ

علماء ومشائخ، نعت گو شعراء، ثناخوان مصطفیٰ، محافل نعت کے منتظمین اور نقیبان محافل، کے لئے جس کا مطالعہ انتہائی اہم اور مفید ہے۔

شائع کردہ: نعت ریسرچ سینٹر B-396 بلاک ۱۴ گلستان جوہر کراچی

© rasailojaraid.com